سوال

(72) انبیاء ومرسلین اور آسمانی کتابوں کی تعداد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انبیاء ومرسلین کی تعداد کتنی ہے؟ کیا ان میں سے بعض کے ساتھ عدم واقفیت کی وجہ سے عدم ایمان کفر شمار ہوگا؟ آسمان سے نازل ہونے والی کتابوں کی تعداد کتنی ہے؟ کیا کتابوں کی تعداد میں تفاوت ہے۔؟ اور کیوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مختلف احادیث میں یہ آیا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں۔ جیسا کہ یہ بھی وارد ہے۔ کہ انبیاء کی تعداد آٹھ ہزار ہے اس سلسلہ میں احادیث حافظ ابن کثیر کی مشہور کتاب ''تفسیر القرآن العظیم '' میں سورہ نساء کی آیت وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم نے تم سے بیان نہیں کیے) کی تفسیر میں مذکور ہیں۔ لیکن یہ احادیث کثرت کے باوجود ضعف سے خالی نہیں ہیں۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ اس میں توقف کیا جائے۔ ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ جن انبیاء کرام علیھم السلام کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے نام لیا ہے۔ ان پر تفصیل اور جن پر نام نہیں لیا ان پر اجمالی ایمان رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہ السلام تفریق کی وجہ سے یہودیوں کی مذمت کی کہ انہوں نے کہا تھا:

وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ١٥٠ ... سورة النساء

''اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے''

لیکن ہم ہر اس نبی اور رسول کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی بھی زمانے میں مبعوث فرمایا لیکن بات یہ ہے کہ ان کی شریعت ان کے اہل زمانہ اور ان کی کتاب ان کی اُمت وقوم کے لئے تھی۔ باقی رہی آسمانی کتابوں کی تعداد تو حضرت ابوزر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ان کی تعداد ایک سو چار بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں مذکورہ آیت کے تحت لکھا ہے۔ لیکن اس بات کی صحت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تورات انجیل زبور اور صحف ابراہیم وموسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اور بھی بہت سی کتابیں نازل فرمائی ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہے لہذا اس سلسلہ میں یہی کافی ہے کہ ہم ان سب کتابوں کی اجمالی طور پر تصدیق کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم